خلاصہ

چودھویں سندھ اسمبلی کا تیسرا پارلیمانی سال حکومتی قانون سازی کے اعتبار سے بھرپور رہا۔ 13 جون 2015 تا 03 مئی 2016 تک جاری رہنے والے اس سال میں اسمبلی کے پانچ اجلاس ہوئے جو 59 نشستوں پر محیط رہے اور اس دوران 28 حکومتی قانونی مسودات اور 36 قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ پارلیمانی سال کے دوران منعقدہ اجلاسوں کا مجموعی وقت 182 گھنٹے اور 07 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔

حاضری

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران وزیر اعلیٰ نے صوبائی اسمبلی کی 30 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاسوں کے مجموعی وقت کا صرف پچیس فیصد ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف نے 43 نشستوں میں شریک ہو کر مجموعی وقت کا پچاس فیصد وقت ایوان میں صرف کیا جبکہ بقیہ اراکین کی شرکت کی اوسط شرح پچاس فیصد رہی۔ ہر نشست کے آغاز پر اوسطاً 36 (21 فیصد) اراکین جبکہ اختتام پر 57 (34 فیصد) اراکین کی موجودگی مشاہدہ میں آئی۔

تاہم پارلیمانی قائدین کی شرکت کی شرح عام اراکین کے مقابلے پر بہتر دکھائی دی۔ پارلیمانی قائدین میں سے پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیرینز کے قائد نے سب سے زیادہ 54 نشستوں مین شرکت کی، دوسرے نمبر پر متحدہ قومی موومنٹ کے پارلیمانی قائد رہے جو 52 نشستوں میں شریک ہوئے، پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائد نے 49، پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائد نے 48 اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے 44 نشستوں میں شرکت کی۔

اجلاس کی صدارت

سپیکر نے پارلیمانی سال کے دوران 69 فیصد وقت (126 گھنٹے اور آٹھ منٹ) ایوان کی کاروائی کی صدارت کی، ڈپٹی سپیکر نے 26 فیصد وقت (47 گھنٹے اور 47 منٹ) تک صدارت کے فرائض نبھائے جبکہ بقیہ چار فیصد وقت (چھ گھنٹے 58 منٹ) تک کارروائی کی صدارت چیئرپرسنوں کے پینل کے اراکین کے حصے میں آئی جبکہ اجلاسوں کا ایک فیصد وقت (دو گھنٹے اور پانچ منٹ) مختلف نوعیت کے وقفوں پر صرف ہوا۔

ایوان کی کارروائی میں عملی شرکت

فافن کے مشاہدہ کار اراکین کی ایوان کی کارروائی میں شرکت کو فافن تین طرح سے جانچتے ہیں۔

(1) صرف ایجنڈا جمع کرانیوالے اراکین

(2) ایوان میں ہونیوالی بحث میں شریک اراکین

(3) ایجنڈا جمع کرانے اور اس پر بحث کرنیوالے والے اراکین

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ایوان میں موجود تمام جماعتوں کے اراکین نے اپنی تعداد کے تناسب سے کارروائی میں شرکت کی۔ ایوان مین اس وقت تک موجود 161 اراکین میں سے 140 (89 فیصد) اراکین نے کاروائی میں شرکت کی جبکہ 18 (11 فیصد) اراکین غیر فعال رہے اور انہوں نے نہ تو نظام کار میں کسی امر کو شامل کرایا نہ ہی کسی بحث میں شرکت کی۔

ایوان کی کاروائی میں جماعتی اعتبار سے شرکت کا جائزہ لیں تو متحدہ قومی موومنٹ کے میں سے 96 فیصد (47 میں سے 45) اراکین نے ایوان کی کارروائی میں شرکت کی، پاکستان پیپلز پارٹی کے 87 فیصد (90 میں سے 78) اراکین نے کاروائی میں حصہ لیا۔ اسی طرح پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے 11 میں سے 10، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے آٹھ میں سے سات جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے چار میں سے تین اراکین نے ایوان کی کارروائی میں عملی طور پر شرکت کی۔

کاروائی میں شرکت کا صنفی اعتبار سے جائزہ

ایوان کی کارروائی میں شرکت کے اعتبار سے خواتین اراکین کو مرد اراکین پر سبقت حاصل رہی۔ ایوان میں موجود تمام 30 خواتین نے نظام کار میں امور شامل کرانے، بحث میں شرکت یا دونوں لحاظ سے

کارروائی میں شرکت کی جبکہ مردوں کا تناسب 86 فیصد (131 میں سے 113) رہا۔ اسی طرح ایوان میں موجود نو میں سے آٹھ غیر مسلم اراکین نے بھی ایوان کی کارروائی میں بھرپور شرکت کی.

کارکردگی

سندھ کے صوبائی ایوان کے نظام کار پر تیسرے پارلیمانی سال کے دوران نجی اراکین کے نو قانونی مسودات سمیت مجموعی طور پر 42 قانونی مسودات لائے گئے۔ ایوان نے ان میں سے دو نجی اور 28 حکومتی قانونی مسودات سمیت 30 قانونی مسودات کی منظوری دی جبکہ ایک نجی قانونی مسودے کو مسترد کیا گیا۔

منظور کئے گئے قانونی مسودات میں سے زیادہ تر تعلیم، مالیات، عدلیہ، مقامی حکومتوں، مزدوروں کی فلاح اور نظم و نسق سے متعلق تھے۔

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران نظام کار پر 67 قراردادیں لائی گئیں۔ ان مین سے 36 کو منظور کیا گیا، 28 زیر غور نہ آئیں، دو کو موخر کیا گیا جبکہ ایک کو مزید غور کیلئے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا۔

ایوان سے منظور کی گئی قراردادوں کی اکثریت (23 قراردادیں) نجی اراکین نے پیش کیں۔ 10 کو مشترکہ طور پر پیش کیا گیا جبکہ تین قراردادیں حکومت نے پیش کیں۔ وہ تمام قراردادیں جو زیر غور نہ لائی گئیں انہیں بھی نجی اراکین نے پیش کیا تھا۔

قبل از بجٹ بحث

ایوان کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے قاعدہ نمبر 143 اور 144 کے مطابق سندھ کے صوبائی ایوان کو جنوری سے مارچ کے دوران قبل از بجٹ بحث کرنی ہوتی ہے۔ اس بحث کا مقصد آئندہ مالی سال کے بجٹ کیلئے وفاقی حکومت کو بجٹ تجاویز پیش کرنا اور سہ ماہی بعد از بجٹ بحث کے ذریعے رواں مالی سال کے بجٹ سے جاری رقوم کے اجرا اور استعمال کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران اس حوالے سے بحث تاخیر سے کی گئی۔ اپریل کے آخری ہفتے میں منعقدہ اس بحث میں 20 اراکین نے چار گھنٹے اور چھ منٹ تک اظہار خیال کیا۔ بحث کے دوران بجٹ اخراجات، استعمال اور بجٹ 17-2016 کیلئے قبل از بجٹ سفارشات پیش کی گئیں۔

بعد از بجٹ بحث

مالی سال 16-2015 کے بجٹ پر ایوان نے چھ دن تک بحث کی۔ اراکین نے مجموعی طور پر 24 گھنٹے اور 43 منٹ (اجلاس کے مجموعی وقت کا 63 فیصد) تک اظہار خیال کیا۔ 13 جون سے 25 جون تک منعقدہ اجلاس کے دوران اراکین کی حاضری کا تناسب مجموعی طور پر کم رہا اور نصف سے زیادہ اراکین نے بعد از بجٹ بحث میں حصّہ نہ لیا۔

بعد از بجٹ بحث میں حصّہ لینے والے 79 اراکین میں 24 خواتین اور 55 مرد اراکین شامل تھے۔ اس اجلاس میں بھی ایوان میں تعداد کے تناسب کے اعتبار سے خواتین اراکین کو مرد اراکین پر سبقت حاصل رہی۔

80 فیصد (30 میں سے 24) خواتین اراکین جبکہ 40 فیصد (137 میں سے 55) مرد اراکین نے بجٹ تجاویز پر ہونیوالی عام بحث میں شرکت کی۔ خواتین اراکین نے پانچ گھنٹے پانچ منٹ جبکہ انکے ہم منصب مرد اراکین نے 19 گھنٹے اور 38 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

نمائندگی، جوابدہی اور حکومتی نگرانی

نمائندگی، جوابدہی اور حکومتی نگرانی کے اعتبار سے جائزہ لیں تو صرف 28 (17 فیصد) اراکین نے اپنے فرائض کی ادائیگی کی اور مختلف اداروں و محکموں سے 270 نشاندہ سوالات دریافت کئے گئے۔ ہر ایک جماعت کے چند اراکین نے سوالات جمع کرائے۔ متحدہ قومی موومنٹ اس اعتبار سے سرفہرست رہی جسکے 47 میں سے 17 اراکین نے 132 سوالات اٹھائے۔ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے چار اراکین نے 82 سوالات دریافت کئے، پاکستان پیپلز پارٹی کے چار اراکین نے 22، پاکستان تحریک انصاف کے دو اراکین نے 33

جبکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایک رکن نے صرف ایک سوال دریافت کیا۔

یہ سوالات 32 محکموں سے متعلق تھے۔ محکمہ صحت سے 24، داخلہ سے 17، سماجی بہبود سے 15، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے 14، زراعت سے 13۔ خزانہ سے 13، خوراک سے 12، STEVTA اور محصولات سے گیارہ گیارہ جبکہ تعلیم اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ سے دس دس سوالات دریافت کئے گئے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران نظام کار پر مجموعی طور پر 42 اراکین کے 131 توجہ دلاؤ نوٹس لائے گئے جن میں سے ایوان نے 85 کو اٹھایا جبکہ 46 زیر غور نہ لائے گئے۔ سب سے زیادہ 85 توجہ دلاؤ نوٹس متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے جمع کرائے۔ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل دوسرے نمبر پر رہی جس کے اراکین نے 26، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے نو، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے بھی نو جبکہ پیپلز پارٹی کے اراکین نے صرف دو توجہ دلاؤ نوٹس نظام کار میں شامل کرائے۔ توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرانے میں مرد اراکین کو خواتین اراکین پر سبقت رہی۔ مرد اراکین نے 92 جبکہ خواتین اراکین 39 توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرائے۔

نکات ہائے اعتراض

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران 73 (تقریباً 43 فیصد) اراکین نے 575 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے مختلف معاملات پر اظہار خیال کرتے ہوئے اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 12 گھنٹے 34 منٹ صرف کئے۔ سب سے زیادہ 313 نکات ہائے اعتراض 23 ویں اجلاس (جو کہ سال کا طویل ترین اجلاس تھا)، جبکہ سب سے کم 10 نکات ہائے اعتراض 22 ویں اجلاس کے دوران اٹھائے گئے۔ نکات ہائے اعتراض کے ذریعے مختلف مسائل پر توجہ مبذول کرانے میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین کو سبقت حاصل رہی جنہوں نے 267 مسائل پر اظہار خیال کیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے 247، متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے 29، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 18 اور پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) کے اراکین نے نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 14 مسائل کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

نظم وضبط

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران قانون سازوں کی طرف سے ذاتی استحقاق کے 24 سوالات اٹھائے گئے۔ ان تحاریک استحقاق میں سے 12 تحاریک منظور کی گئیں، چھ تحاریک واپس لے لی گئیں، تین کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا، دو مسترد کر دی گئیں جبکہ ایک تحریک استحقاق کو نمٹا دیا گیا۔

تحاریک استحقاق پیش کرنیوالوں میں متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین کو سبقت حاصل رہی جنہوں نے نو تحاریک پیش کیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے چھ، مسلم لیگ (فنکشنل) کے اراکین نے چار، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے تین جبکہ مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے سب سے کم دو تحاریک استحقاق پیش کیں۔

قواعد وضوابط ہائے کار میں ترامیم کی تجاویز

متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے تیسرے پارلیمانی سال کے دوران ایوان کے قواعد وضوابط ہائے وانصرام کار روائی 2013 میں ترامیم کی 24 تجاویز پیش کیں۔ تاہم ایوان نے ان میں سے کسی بھی تجویز کی منظوری نہ دی۔

احتجاج اور واک آؤٹس

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران سندھ کے صوبائی ایوان میں احتجاج اور واک آؤٹ کے 50 واقعات مشاہدے میں آئے۔ ان واقعات کا دورانیہ مجموعی وقت کا پانچ فیصد یا آٹھ گھنٹے اور 36 منٹ رہا۔ احتجاج کے تمام 34 واقعات پر 197 منٹ جبکہ واک آؤٹ کے 16 واقعات پر ایوان کے 316 منٹ صرف ہوئے۔

احتجاج کرنے میں بھی متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین کو سبقت حاصل رہی جنہوں نے ایوان کے اندر 13 بار احتجاج اور پانچ بار واک آؤٹ کئے۔ متحدہ کے احتجاج اور واک آؤٹس کا دورانیہ 126 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔ مسلم لیگ (فنکشنل) اور پاکستان پیپلز پارٹی نے ایک، ایک احتجاج کیا جس پر بالترتیب سات اور دو منٹ صرف ہوئے۔

پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے پندرہ منٹ دورانیئے کا ایک واک آؤٹ کیا جبکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور نیشنل پیپلز پارٹی کے اراکین انفرادی واک آؤٹ سے دور رہے۔ احتجاج کے دیگر 18 اور واک آؤٹ کے نو واقعات حزب اختلاف کی ایک سے زائد جماعتوں کے اراکین نے مل کر کئے۔

کورم

سپیکر کو تین مواقع پر کورم کی کمی کے بارے میں آگاہ کیا گیا تاہم چیئر نے دو مواقع پر کوئی کارروائی نہ کی اور گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا۔ ایک بار سپیکر نے 10 منٹ کیلئے گھنٹیاں بجانے کا حکم دیا اور گنتی پوری ہونے کے بعد کارروائی دوبارہ شروع کی گئی۔